ذلت کو عزت اور عیب کو ہنر سمجھ کر نشانۂ ملامت بننے پر فخر کرے؟ اور بزبانِ حال کہے:

نَشْوَد نصیبِ دشمن کہ شَوَد ہلاکِ تیغت

سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

شہرت و نیک نامی اور عزت و نام آوری سب چاہا کرتے ہیں۔ مگر اس کا مزہ کسی عاشق سے پوچھو کہ جاں نثاری میں کیا لطف ہے؟ اور کوچۂ معشوق کی ''ننگ و عار'' کیا لذیذ شے ہے؟

از ننگ چہ گوئی مرا نام زِ ننگ است

دار نام چہ پُرسی کہ مرا ننگ زِ نام است

سچے عاشق تو اس طرح ہماری طرح اصلاح و تعلیم کی خاطر اپنی عزت و آبرو نثار کریں، اور ہم اُن کے منصف اور ڈپٹی بن کر تیرہ سو برس کے بعد اُن کے مقدمات کا فیصلہ دینے کے لیے بیٹھیں۔ اور نکتہ چینیاں کر کے اپنی عاقبت گزاری کریں؟ اس سے کیا حاصل؟ اگر ان جواہراتِ سنیّہ کے قدر دان نہیں بن سکے تو کم سے کم بدزبانی وطعن ہی سے منہ بند رکھیں۔

اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِی اَصحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ مِنْ بَعْدِیْ غَرَضاً۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اللہ سے ڈرو! میرے صحابہ کے متعلق کہ اُن کو میرے بعد نشانۂ ملامت نہ بنالیجئیو۔

(تذکرۃ الخلیل ص: ۲۴۶۔۲۴۷، طبع ثانی ۱۳۹۰ھ، ۱۹۷۱ء، مطبوعہ کراچی۔ مؤلف: حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ)

☆......☆......☆

امام اہلِ سنّت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

خلیفۂ راشد سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

فضائل ومناقب اور سیرت وکردار

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَ قَاتَلُوا وَ كُلًّا وَّعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ . (سورت الحدید، آیت:۱۰)

نہیں ایک جیسے ہوسکتے تم میں سے وہ لوگ جنھوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا فتحِ مکہ سے پہلے اور اللہ کے لیے لڑائی کی، وہ لوگ بڑے درجے والے ہیں۔ اُن آدمیوں سے جنھوں نے خرچ کیا اس کے بعد اور جہاد کیا، اور ویسے سب کے ساتھ وعدہ کیا ہے اللہ نے اچھائی کا اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو۔ وہ سب جاننے والا ہے۔

اس فرمان کے ذریعہ واضح اعلان کر دیا گیا ہے کہ کوئی صحابہ متقدمین ہوں یا متاخرین۔ درجات ان کے الگ الگ ہیں لیکن اللہ نے جنت ان کے لیے خاص کر دی ہے۔ فرماتے ہیں میں جانتا ہوں جنھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ مکہ میں پڑھا سب سے آگے وہ ہیں۔ جو بعد میں آئے اُن کا درجہ بعد میں ہے کچھ وہ ہیں جنھوں نے پہلے کلمہ بھی پڑھا، صدقات وخیرات بھی کیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیسے سے مدد بھی کی۔ جہاد میں چندہ بھی دیا جان بھی لڑائی اور کچھ وہ ہیں جو بعد میں آئے جنھوں نے حدیبیہ اور عمرۃ القضا کے بعد ےھ میں اسلام قبول کیا، جیسے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور جنھوں نے ہجرت ختم ہونے کے وقت اسلام قبول کیا جیسے امیر معاویہ یا حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہما اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بڑے سوتیلے بھائی یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اماں حضرت ہند رضی اللہ عنہا، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دوسرے سوتیلے بھائی عَنْبَسَہ رضی اللہ عنہ اوران کی بہنیں۔ یہ کون لوگ ہیں؟ جنھوں نے فتحِ مکّہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ اسلام ان کا مقبول ہے لیکن ان کا وہ درجہ نہیں ہوسکتا جو ابوبکر وعمر اور عثمان وعلی رضی اللہ عنہم کا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی گرد کو بھی دوسرا نہیں پہنچ سکتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کون ریس کرسکتا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ کی کون ریس کرے گا؟ عثمان وعلی رضی اللہ عنہما کی کون ریس کرے گا؟ علی بچے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو یہ نیا معاملہ سمجھ میں نہیں آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تایا کے بیٹے اور عمر کے لحاظ سے اُن کے بڑے بھائی بھی تھے تو آپ سے کہنے لگے: ''بھائی! یا اخی ما ذا کنتَ تفعلُ؟ یہ آپ کیا کام کررہے تھے۔ فرمایا: ''اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ عرض کرنے لگے: ''ان اذکر عند ابی طالب '' میں اپنے ابا ابوطالب کو جا کر بتاؤں؟ تو فرمایا: ''لا ان شئتَ قم معی و

الا فلا تفعل ”اگر کرنا ہے کام تو ہمارے ساتھ مل کر یہیں کرلو۔نماز یہیں پڑھ لو۔ابھی کسی کو بتانے کی اجازت نہیں۔یعنی ابھی ابّا کو بھی نہیں بتانا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف قبل از وقت ہی راز ہو جائے گا۔علی نے اس وقت سے آپ کو نمازیں پڑھتے دیکھا پھر دس سال کی عمر میں کلمہ پڑھ لیا۔ان کا مقابلہ کون کرسکتا ہے؟

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہم ترین اور خاص فضیلت کیا ہے کہ سن سات ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد ابا سے چھپ کر مکہ مکرمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔جب کہ آپ عمرہ کے لیے وہاں تشریف لے آئے تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔حضرت ہند رضی اللہ عنہا بھی وہیں موجود تھیں۔یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے خود ابوسفیان بھی وہیں مکہ میں اردگرد موجود تھے۔لیکن حضرت معاویہ نے ماں، باپ اور بھائی بہنوں کو پتا نہیں چلنے دیا۔خود فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا وَ کَتَمۡتُ اِسۡلَامِی میں نے اپنے اسلام کو چھپایا۔کس سے؟عَنۡ اَبِیۡ میں نے اپنے باپ سے چھپایا۔مجھے خطرہ تھا کہیں میری پٹائی نہ ہو جائے تو آپ کے کان میں مَیں نے کہا تھا کہ: یارسول اللہ! میں آپ کا کلمہ پڑھ چکا ہوں۔خود فرماتے ہیں۔امام ابن حجر عسقلانی نے سن سات ہجری کے واقعات کے اندر بخاری کی شرح میں اور اسماء الرجال میں اپنی مشہور کتاب الاصابہ میں لکھا ہے۔تو جو شخص بے وقوفی اور حماقت سے یا جہالت سے کہے کہ جی امیر معاویہ کے اسلام کا تو پتا ہی کوئی نہیں۔امیر معاویہ کا اسلام تو ایسا ظاہر اور یقینی ہے کہ کئی سو صحابہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہوں نے عمرۃ القضا کے موقع پر مکہ مکرمہ میں امیر معاویہ کے اسلام کا مشاہدہ کیا۔اہلِ بیت کے اپنے گھر کی روایت ہے یعنی سیدنا حسین شہید رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کی جو وہ روایت کرتے ہیں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔وہ کہتے ہیں خود معاویہ بیان کرتے ہیں اور ہم نے خود دیکھا۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے میں دادا زاد بھائی ہوتے ہیں۔دوسرے دادا کی اولاد سے بھائی ہوتے ہیں اور بھائی کے لڑکوں کو کیا کہتے ہیں؟ آپ لوگ، بھتیجا۔بہن کے لڑکوں کو کیا کہتے ہیں؟ بھانجا۔اور بھائی کے لڑکوں کو کیا کہتے ہیں؟ بھتیجا تو امیر معاویہ، حضرت علی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے مشترکہ بھتیجے ہیں۔اس لیے سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا، سعی کی، صفا و مروہ میں سات پھیرے لگائے۔عمرہ تو اتنا ہی ہوتا ہے نا؟ کہ طواف کے سات پھیرے۔اور پھر عمرہ کرنے والا سعی اور پھر حلق یا قصر کرے تو وہ حلال اور فارغ ہو جاتا ہے۔پھر اس کے لیے مکہ میں بغیر احرام کے رہنا اور گھومنا جائز ہے، مزید حجامت، خوشبو اور سلے ہوئے کپڑے کا استعمال جائز ہو جاتا ہے۔یہ میں نے پچھلے سال بھی تفصیل سے سمجھایا تھا آج پھر دہرا دیتا ہوں کیونکہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل اور مناقب میں اُن کے اسلام کی شہادت میں یہ واقعہ آتا ہے اس لیے اس کو یاد رکھیں کہ اس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر لمبے بال تھے۔اور یہ وقت کون سا ہے؟ عمرۃ القضا کا۔سال کون سا ہے؟ سن سات ہجری

کا۔اس موقع پر احرام کھولنے پر آپ نے سر مبارک پر استرہ نہیں لگوایا۔ یہ بات خاص طور پر یاد رکھنا۔ پچھلے سال میں نے بتایا تھا کہ اس بات پر پوری اُمّت کا اتفاق ہے کہ عمرۃ القضا میں آپ نے سر مبارک پر استرہ نہیں لگوایا۔اس دن بال کاٹے تھے قینچی سے یا قینچی جیسے لوہے کے تیز پترے سے جس کو مشقص کہتے ہیں خیر تو وہ مشقص اور پترا جو تھا کس کے ہاتھ میں تھا؟ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں۔ نئے احکام آجانے کے بعد پھر کسی کافر نائی سے آپ نے کبھی حجامت نہیں بنوائی اور کسی کافر کا ہاتھ آپ کے جسدِ مبارک کو کبھی نہیں لگا۔ اگر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس وقت بھی کافر ہی ہوتے تو آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیتے بلکہ صحابہ مشتبہ جان کر معاویہ کی گردن اڑا دیتے کہ کیا معلوم ہے یہ آپ کی گردن پر ہاتھ ڈالنے کی نیت سے ہی آ گیا ہو۔لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو قریب تر کر لیا۔ یہ دلیل تھی کہ معاویہ اب ہر لحاظ سے اپنا ہے، آپ نے سیکڑوں صحابہ کے سامنے معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے جسم پر ہاتھ لگانے دیا۔ یہ دلیل تھی کہ مسلمان اور پاک ہو چکا ہے اور پھر اُن سے بال کٹوائے تو بتا دیا کہ اس کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ عمرۃ القضا میں میرا نائی بھی معاویہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نائی بننا کیا کوئی معمولی فضیلت ہے؟ آپ کے دروازہ کا تو کوئی بھنگی بھی بن جائے تو سمجھو کہ جنت کی ٹھیکے داری مل گئی۔آپ کے دروازہ پر جوتیاں سنبھالنے کی بھی کسی کو سعادت مل جائے تو سمجھو جنت اور دنیا سے بڑی بادشاہی مل گئی۔

حدیبیہ سے خالی ہاتھ مدینہ کو اور سن سات ہجری میں عمرۃ القضا کے لیے مکہ پہنچنے کا موقع ملنا یہ اللہ کی فرمودہ اور وحی کے ذریعہ سے موعودہ ''فتحِ مبین'' کا پیش خیمہ بنا۔اور حجۃ الوداع سے مکہ میں با اختیار داخلہ اور با اقتدار مکمل قبضہ اس فتح مبین کا حقیقی مظاہرہ تھا اور اس عمرے کے موقع پر قینچی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کی جو حجامت بنوائی وہ ''حلق'' یعنی سر مونڈنے کی نہیں تھی بلکہ قینچی کے ساتھ قصر کی تھی۔اور یہ یاد رکھو کہ آپ نے حجۃ الوداع میں جو حجامت بنوائی ہے وہ استرے کے ساتھ ہوئی ہے اور جو حجامت سن سات ہجری میں حدیبیہ کے اندر ہوئی ہے وہ قینچی کے ساتھ تھی۔اور قینچی کے ساتھ بال کاٹنے والا کون ہے۔اونچی آواز سے کہیے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور یہ اسی لیے کہ آپ نے اس دن ''قصر'' کیا ہے۔''حلق'' نہیں کیا۔ حجۃ الوداع میں جو دس ہجری میں ہوا۔ پوری اُمّت کا اتفاق ہے کہ ''حَلَقَ رأسہ'' آپ نے سر مبارک پر استرا چلوایا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سوتیلے والد حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے استرے سے بال مونڈے۔ وقَسَمَ شَعرَہٗ بَیْنَ اَصْحَابِہٖ اور آپ کے سر مبارک کے اپنی زلفوں کے بال بہ طور تبرک تھوڑے تھوڑے کر کے صحابہ میں تقسیم کر دیے تھے۔ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بڑا سا گچھا قابو میں آ گیا۔ وہ انہوں نے تھیلی میں رکھا ہوا تھا...... جب مدینہ میں کسی کی موت قریب آتی تھی تو اس کے وارث آجاتے تھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس، کہ یا سیّدی اعطنا شَعْراً منْ شَعر النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ و سلّم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے دو چار بال دے دیجیے۔ ہمارا فلاں آدمی دنیا سے جا رہا ہے اس کی چھاتی یا منہ پر رکھیں گے قبر میں برکت ہو جائے گی۔ دوزخ کے عذاب سے